السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے سورہ مریم کی آیات نمبر ۷۱۔ ۷۲ پڑھیں جو یوں ہیں ۔ بسم اللہ الرحمن :

وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾... مریم

(اور تم میںسے کوئی شخص ایسا نہیں جو جہنم پر وارد نہ ہو۔ یہ بات تمہارے پروردگار پر لازم اور طے شدہ ہے ۔ پھر ہم پرہیز گاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے ۔ (مریم : ۷۱۔ ۷۲"

میں چاہتا ہوں کہ اس آیت کریمہ اور بالخصوص ورود کے معنی سمجھوں ۔ میں نے ابن رجب حنبلی کی کتاب میں پڑھا وہ کہتا ہے کہ ائمہ نے وررد کی تفسیر میں اختلاف کیا ہے ۔ تو کیا ورود کا معنی دوزخ میں داخل ہونا ہے ۔ یعنی مومن اور کافر سب جہنم میں داخل ہوں گے ۔ پھر اللہ تعالیٰ مومنوں کو دوزخ سے نجات دے گا ۔ یا اس لفظ سے مقصود محض اس صراط (راستہ) (پل) پر چلنا ہے جو تلوار کی دھار کی طرح ہوگا۔ پھر پہلا گروہ تو بجلی کی طرح (برق رفتاری سے) اس پر سے گزر جائے گا دوسرا ہوا کی رفتار گھوڑے اور چوتھا تیز رفتار اونٹ اور جانوروں کی رفتار سے گزر رہے ہوں گے اور فرشتے کہہ رہے ہوگے ۔ اے پروردگار! انہیں سلامت رکھ، انہیں سلامت رکھ ۔

حنان ۔ ا۔ المنطقہ ۔ الوسطی

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث صحیحہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ورود سے مراد صراط (پل) کے اوپر سے گزارتا ہے جو جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اس سے پناہ میں رکھے ۔ لوگ اس پر سے اپنے اعمال کی مناسبت سے گزریں گے جیسا کہ ان احادیث میں مذکور ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ